ماہ رجب بدعات کے گھیرے میں

www.KitaboSunnat.com

اعداد

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

طباعت واشاعت

جمعية اقرأ التعليمية والخيرية بالهند

IQRA EDUCATIONAL AND WELFARE SOCIETY

1st/c, Rajyothsava Nagar, R.G. Road, Bellary-583101 Karnataka, INDIA. Tel: 91-8392-274372 e-mail:iqra@allaahuakbar.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رجب

بدعات کے گھیرے میں

www.KitaboSunnat.com

اعداد

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

طباعت واشاعت

IQRA EDUCATION AND WELFARE SOCIETY

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

فون:060-4567218 موبائل:0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ عزوجل کے لئے لائق وسزاوار ہے جس نے ہمیں اسلام کی نعمت سے سرفراز کیا اور اسے اپنے آخری نبی ورسول محمد ﷺ کے ہاتھوں پر مکمل فرما کر ہمارے لئے بطور دین پسند کر لیا، اور بے شمار درود وسلام نازل ہو اس رسول گرامی ﷺ پر جنہوں نے تبلیغ دین کا فریضہ امت کی نصیحت وخیر خواہی کے ساتھ بحسن وخوبی انجام دیا اور امت کو ایک روشن شاہراہ پر چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے، جس سے وہی شخص بھٹکے گا جس کا ہلاکت وتباہی مقدر بن چکی ہو۔ لہٰذا اب اس دین میں کسی کمی وبیشی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن دشمنان اسلام نے جو اسلام کے غلبہ اور انتشار سے غیظ وغضب میں مبتلا ہو جاتے ہیں بعض لوگوں کے لئے بعض بدعتوں کو خوبصورت بن کر اسے زرق برق لباس میں پیش کیا ہے اور اسے زہد، قربت الٰہی اور محبت رسول کے لبادہ میں ظاہر کیا ہے، جس کا مقصد ان کے دین کو فاسد کرنا ہے تاکہ سنتیں اجنبی بن جائیں اور اس کی جگہ بدعتیں لے لیں۔ ساتھ ہی ساتھ بعض علمائے سوء اور ارباب طریقت نے اسے لوگوں کے بیچ سرداری اور کمائی کا ذریعہ بنا کر ان بدعتوں کو خوب رواج دیا یہاں تک کہ بدعات مسلمانوں کے اندر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئیں اور عام لوگوں نے اسے مشروع کام سمجھ کر اپنی آنکھوں سے لگا لیا اور اس کی حفاظت کو ضروری سمجھنے لگے۔

ایسی صورتحال میں سنت کا التزام کرنا اور بدعت کے خلاف برسر پیکار ہونا ہر مسلمان اور خاص طور پر دینی طلبہ اور اہل علم کی ذمہ داری ہے۔ اگلی سطور میں ان تمام امور کی شرعی حیثیت کا تذکرہ کیا جارہا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جسے بہت سے مسلمانان عالم ماہ رجب میں نیکی اور عبادت سمجھ کر انجام دیتے ہیں، مدعا یہ ہے کہ حق واضح ہو تا کہ اس کی اتباع کی جائے اور باطل کا پردہ فاش ہو تا کہ اس سے بچا جائے۔

۱۔عتیرۂ رجب: ماہ رجب حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک ہے، عرب دور جاہلیت میں اس ماہ کی تعظیم کرتے تھے، اور اس میں جانور ذبح کرتے تھے جسے ''عتیرہ'' کہا جاتا تھا، اور عیدالاضحیٰ کی قربانی کی طرح یہ چیز ان کے درمیان عام طور سے رائج تھی، آغازِ اسلام میں نبی ﷺ نے اس کو برقرار رکھا، لیکن بعد میں یہ منسوخ ہوگیا۔ علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ ''تہذیب سنن ابی داود'' میں امام ابن المنذر رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: عرب دور جاہلیت کے اندر رجب کے مہینہ میں جانور ذبح کرتے تھے اور بعض مسلمانوں نے بھی اسے کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: ''لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ'' نہ تو فرع جائز ہے اور نہ ہی عتیرہ۔ (فرع: جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے عرب دورِ جاہلیت میں اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے، عتیرہ: رجب میں ذبح کیے جانے والے جانور کو کہتے ہیں) چنانچہ لوگ اس ممانعت کی وجہ سے اس سے باز آ گئے۔ لہٰذا رجب کا عتیرہ جائز نہیں ہے، نیز اس میں اہل جاہلیت کی مشابہت بھی ہے، جو ممنوع ہے، اور اس لئے بھی کہ ذبح کرنا عبادت ہے اور عبادت توقیفی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماہ رجب میں مطلقاً جانور ذبح کرنا جائز نہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کرنے والا جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ رجب کا ذبیحہ ہے، یا ماہ رجب کی تعظیم کرتے ہوئے جانور ذبح کرتا ہے، وہ ناجائز ہے۔

۲۔رجبی عمرہ: بعض لوگ کثرت سے اس مہینہ میں عمرہ کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اس ماہ میں عمرہ ادا کرنے کی دیگر مہینوں پر فضیلت اور خصوصیت ہے، حالانکہ خصوصیت کے ساتھ ماہ رجب میں عمرہ ادا کرنا بے اصل و بے بنیاد ہے، کیونکہ آپ ﷺ سے اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے، بلکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ عمرہ کیا اور ان میں سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی رجب کے مہینہ میں نہیں کیا، چنانچہ عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہما نے مسجد نبوی کے اندر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کہ: "آپ ﷺ نے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا"، کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ ﷺ نے جو بھی عمرہ کیا میں اس میں آپ کے ساتھ حاضر تھی اور آپ ﷺ نے کبھی بھی رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔" (بخاری)

اگر رجب کے مہینے میں عمرہ کرنے کی کوئی فضیلت ہوتی تو آپ ﷺ اپنی امت کو اس سے ضرور آگاہ فرماتے، جیسا کہ آپ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ: "رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے"۔

(بخاری و مسلم)

لہٰذا ہر قسم کی فضیلت اور خیر و بھلائی نبی ﷺ کی اقتدا اور پیروی کرنے میں ہے اور نبی ﷺ نے رجب میں کبھی بھی عمرہ نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ نے چاروں عمرے حج کے مہینے (ذوالقعدہ) میں کیے، اس لئے عمرہ کا سب سے افضل وقت ماہ رمضان اور حج کے مہینے ہیں، اس کے علاوہ سال کے بقیہ مہینوں کو ایک دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے، خواہ وہ رجب کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ۔

((علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں " افضل مہینہ جس میں عمرہ ادا کیا جائے ماہ رمضان ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا " عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ" ماہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی ثواب میں حج کے برابر ہے " اس کے بعد ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ افضل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کے تمام عمرے اسی ماہ میں ادا کئے گئے تھے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب:۲۱) " یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے "۔))

نیز عبادتوں کو ایسے اوقات کے ساتھ خاص کرنا جن کی شریعت نے تخصیص نہیں کی، جائز نہیں ہے؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ کسی شخص کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کسی عبادت کو کسی وقت کے ساتھ خاص کر سکتے ہیں۔

۳۔ رجبی صیام وقیام: ماہ رجب کے اندر ایجاد کردہ بدعتوں میں سے خصوصیت کے ساتھ اس مہینہ میں صیام وقیام کا اہتمام کرنا بھی ہے، اس کا اہتمام کرنے والے ایسی حدیثوں کا سہارا لیتے ہیں جن میں سے کچھ حدیثیں بے حد ضعیف اور اکثر حدیثیں موضوع (من گھڑت) ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رجب اور شعبان کے مہینے کو ایک ساتھ روزے یا اعتکاف کے لئے مخصوص کرنے کے بارے میں نبی ﷺ، آپ کے صحابہ اور ائمہ مسلمین سے کوئی چیز وارد نہیں ہے، بلکہ صحیح بخاری ومسلم میں ثابت ہے کہ رسول ﷺ شعبان کا روزہ رکھتے تھے، اور سال میں شعبان سے زیادہ کسی اور مہینہ میں (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جہاں تک (خصوصیت کے ساتھ) رجب کے روزے کا تعلق ہے تو اس کی ساری حدیثیں ضعیف بلکہ موضوع ہیں، اہل علم ان میں سے کسی بھی حدیث پر اعتماد نہیں کرتے اور وہ اس ضعیف کے قبیل سے نہیں ہیں جو فضائل کے اندر بیان کی جاتی ہیں بلکہ وہ عام طور سے گھڑی ہوئی جھوٹی حدیثیں ہیں۔" (مجموع فتاوی ۲۵ / ۲۹۰، ۲۹۱)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، "ماہ رجب کے روزے کی فضیلت میں نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے کوئی چیز صحیح ثابت نہیں ہے۔" (لطائف المعارف ص: ۱۴۰)

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ماہ رجب کی فضیلت، یا اس کے روزے کی فضیلت، یا اس کے کسی مخصوص دن کے روزے کی فضیلت، یا اس مہینہ میں کسی مخصوص رات کا قیام کرنے کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے جو قابل حجت ہو، مجھ سے پہلے امام ابو اسماعیل الہروی نے بھی اسی بات کی صراحت کی ہے۔" (تبین العجب بما ورد فی فضل رجب ص: ۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نفلی روزے کے سلسلے میں نبی ﷺ کے طریقہ کار کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''آپ ﷺ نے مسلسل تین مہینوں ۔ رجب، شعبان اور رمضان ۔ کا روزہ نہیں رکھا جیسا کہ کچھ لوگ کرتے ہیں، نہ ہی آپ نے کبھی رجب کا روزہ رکھا، اور نہ ہی اس کے روزہ کو پسند فرمایا، بلکہ آپ سے اس کے روزے کی ممانعت سے متعلق حدیث مروی ہے جسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔''

(زادالمعاد ۲ /٦٤)

نیز صحابہ کرام کی ایک جماعت سے رجب کے روزے کی کراہت مروی ہے، یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رجب کے مہینے میں روزہ رکھنے والے کو درہ لگاتے تھے جب تک کہ کھانے کے لئے برتن میں اپنا ہاتھ نہ رکھ دے، اور کہتے تھے: رجب کیا ہے؟ رجب کی اہل جاہلیت تعظیم کیا کرتے تھے، جب اسلام کا زمانہ آیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

علمائے سلف کے مذکورہ کلام سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ماہ رجب میں خصوصیت کے ساتھ صیام و قیام کرنا بے اصل ہے، اور اسے روزے کے لئے خاص کرنے میں اس کی تعظیم لازم آتی ہے جو اہلِ جاہلیت کی مشابہت ہے، اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے اس کا شمار اسی میں ہوتا ہے، نیز یہ دین کے اندر ایک بدعت ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا حکم نہیں فرمایا، اور نہ ہی اسے خلفائے راشدین، دیگر صحابہ کرام، تابعین اور سلف صالحین نے کیا ہے، اور اس سلسلے میں وارد نصوص کے موضوع اور ضعیف ہونے پر جمہور علماء کا اتفاق ہے۔ ((ماہ رجب کے خصوصی روزہ کی فضیلت کے سلسلہ میں کچھ واردنہ ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ماہ رجب میں کوئی نفل روزہ نہیں ہے، بلکہ جن روزوں کے بارے میں عام نصوص وارد ہوئے ہیں جیسے پیراور جمعرات کے روزے، ہر ماہ کے تین روزے اور صوم داود یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ترک کرنا تو یہ سب جائز ہیں، اور جیسا کہ علامہ طرطوشی نے ذکر کیا ہے مکروہ صرف رجب کا وہ روزہ ہے جس میں درج ذیل تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے۔

1)جب مسلمان ماہ رجب کو ہر سال عوام اور شریعت سے ناواقف لوگوں کی رغبت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق خاص موسم بنالے اور اس کے روزے مثل رمضان فرض ہونا سمجھا جانے لگے۔
2)لوگوں کا یہ اعتقاد بن جائے کہ رجب کا روزہ ایک ثابت سنت ہے جیسے نبی کریم ﷺ نے روزے کے ساتھ خاص کیا ہے۔
3) یہ اعتقاد بنالیا جائے کہ رجب کے روزے کو دیگر مہینوں کے روزوں کے مقابلہ میں خاص فضیلت حاصل ہے ، اور یہ بوی عاشورہ کے روزے اور آخری رات کی تہجد کی فضلیت کے ہم درجہ ہے ، لہٰذا یہ فضائل کے باب سے ہے نہ کہ سنن وفرائض کے باب سے۔ اگر یہ بات ہوتی تو نبی کریم ﷺ اسے ضرور بیان کرتے ، یا زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور عمل کرتے۔ جب آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا تو ماہ رجب کا کسی مخصوص فضلیت کے ساتھ خاص ہونا باطل ٹھہرا۔))

۴۔ صلاۃ الرغائب: ماہ رجب کی بدعتوں میں سے ایک صلاۃ الرغائب بھی ہے جو ماہ رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھنے کے بعد پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کی نماز کے مابین پڑھی جاتی ہے۔ اس بدعت کو سرانجام دینے کے لئے ایک ایسی روایت کا سہارا لیا جاتا ہے جو متفقہ طور پر موضوع (من گھڑت، خودساختہ) ہے یہ نماز بارہ رکعت ہے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی جاتی ہے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جاتا ہے، نماز سے فراغت کے بعد ستر بار درود شریف پڑھی جاتی ہے اور اس کے بعد دو سجدے کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سجدے میں ستر ستر بار (سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح) پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کیا جائے تو (ان کے خیال کے مطابق) حاجت پوری ہو جائے گی۔ پھر اس نماز کی وہ فضیلتیں بیان کی گئی ہیں جو بذات خود اس حدیث کے بطلان کا پتہ دیتی ہیں، مثلاً اس شخص کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، قیامت کے دن وہ اپنے اہل خانہ کے سات سو لوگوں کی شفاعت کرے گا، عذاب قبر سے نجات پا جائے گا، میدان محشر میں وہ نماز اس کے سر پر سایہ فگن ہوگی......

اس حدیث کو علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات میں ذکر کیا ہے۔ (یعنی من گھڑت ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ الرغائب سب سے پہلے بیت المقدس میں ۴۸۰ھ کے بعد ایجاد کی گئی، اس سے پہلے کسی نے بھی اس نماز کو نہیں پڑھا۔(الحوادث و البدع / لابی بکر الطرطوشی)

اس نماز کے بدعت اور غیر شرعی عمل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، خصوصاً جب کہ یہ نماز قرون مفضلہ کے بعد ایجاد کی گئی ہے، نہ تو اسے نبی ﷺ نے پڑھا، نہ آپ کے صحابہ میں سے کسی نے، نہ تبع تابعین اور نہ ہی سلف صالحین رحمہم اللہ نے، حالانکہ وہ بعد میں آنے والے لوگوں سے کہیں زیادہ خیر ونیکی کے حریص اور متلاشی تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صلاۃ الرغائب کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ یہ نو ایجاد کردہ (بدعت) ہے، لہٰذا یہ نہ جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور نہ ہی انفرادی طور پر، بلکہ صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کی رات کو قیام کرنے کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس سلسلے میں جو اثر ذکر کیا جاتا ہے اس کے جھوٹ اور من گھڑت ہونے پر علماء متفق ہیں، سلف اور ائمہ نے سرے سے اس کا ذکر ہی نہیں کیا ہے''۔(مجموع فتاوی ۲۳ /۱۳۲)

نیز آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ائمہ دین اس بات پر متفق ہیں کہ صلاۃ الرغائب بدعت ہے۔ نہ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے مسنون قرار دیا ہے اور نہ ہی آپ کے خلفاء نے، اور نہ ہی ائمہ دین مثلاً امام مالک، شافعی، احمد، ابوحنیفہ، ثوری، اوزاعی اور لیث وغیرہ رحمہم اللہ میں سے کسی نے اسے مستحب سمجھا ہے، اور اس کے بارے میں جو حدیث مروی ہے وہ حدیث کی معرفت رکھنے والوں کی نظر میں متفقہ طور پر جھوٹ ہے۔''(مجموع فتاوی: ۲۳ /۱۳٤)

امام نووی رحمہ اللہ سے صلاۃ الرغائب کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ سنت ہے یا بدعت؟ تو آپ نے جواب دیا: یہ ایک قبیح اور سخت ناپسندیدہ بدعت، اور منکر باتوں پر مشتمل ہے، لہٰذا اس کو ترک کرنا، اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور اس کے کرنے والے پر نکیر کرنا ضروری ہے......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سے ممالک میں اس کے کرنے والوں کی کثرت سے دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے، اور نہ ہی اس بات سے دھوکہ میں آنا چاہئے کہ یہ بدعت ''قوت القلوب'' اور ''حیاء علوم الدین'' وغیرہ کتابوں میں مذکور ہے، کیونکہ بلاشبہ یہ ایک باطل بدعت ہے، اور صحیح حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں ہے تو وہ مردود (نا قابل قبول) ہے۔'' (فتاوی النووی ص: ٤٠)

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اسی طرح رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو صلاۃ الرغائب پڑھنے کی حدیثیں نبی ﷺ پر جھوٹ گھڑی ہوئی ہیں۔'' (المنار المنیف ص: ٩٥)

معلوم ہوا کہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو پڑھی جانے والی نماز ایک ناپسندیدہ اور قبیح ترین بدعت ہے، اسے نہ رسول اللہ ﷺ نے مسنون کیا ہے، اور نہ آپ کے خلفاء میں سے کسی نے، اور نہ ہی آپ کے صحابہ و تابعین اور مشہور ائمہ دین میں سے کسی نے اسے مستحب سمجھا ہے، جبکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خیر و بھلائیاں اور فضائل اعمال کے حریص تھے۔

((رہا یہ سوال کہ عوام کا دل رکھنے کے لئے صلاۃ الرغائب پڑھنا کیسا ہے:

علامہ ابو شامہ نے فرمایا مجھ سے چند اماموں نے بیان کیا کہ وہ صلاۃ الرغائب صرف اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ عوام کے قلوب کی دل جمعی کریں تاکہ وہ مسجد کو پکڑے رہیں، نہ پڑھنے کی صورت میں خطرہ ہے کہ کہیں وہ لوگ چھٹک نہ جائیں! اس بیان میں ایک خرابی تو بلا صحیح نیت کے نماز پڑھانا ہے، دوسرا اللہ تعالی کے حضور کھڑے ہونے کی توہین وناقدری، اس بدعت میں اگر دیگر خرابیاں نہ ہوتیں تب بھی اتنا کافی تھا اور جو شخص بھی اس نماز پر ایمان رکھے گا یا اچھا سمجھے گا وہ اس بدعت کی ترویج میں معاون بنے گا، عقیدہ کے سلسلہ میں اپنے عوام کو فریب دے گا اور جس کی بنا پر وہ شریعت پر جھوٹ بولنے میں ان کے شریک کار ہوں گے۔ اگر ان عوام کی آنکھیں کھول دی جائیں اور سال بسال انہیں اس کی حقیقت معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرادیا جاتا رہے تو وہ اس نماز کو سرے سے پڑھنا چھوڑ دیں گے اور اسے جڑسے اکھاڑ پھینکیں گے اور باطل قرار دیں گے، لیکن ایسا کرنے سے بدعت کے شائقین اور اس کی آبیاری کرنے والوں کا قبضہ ختم ہوجائے گا، سرداری واقتدار کے زوال کا یہی خوف ہی اہل کتاب کے چودھریوں کو اسلام قبول کرنے سے مانع رہا اور انہی کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی (فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا، فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ) (البقرۃ:۷۹)

" ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے۔"))

۵۔ جشن شبِ اسراء ومعراج: رجب کے مہینے میں انجام دی جانے والی منکر بدعتوں میں سے اس کی ستائیسویں شب کو اسراء ومعراج کا جشن منانا ہے، جس کے اندر ایسی عبادتیں کی جاتی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری ہے۔ اس رات کو جشن منانا اور اسے مختلف عبادتوں کے لئے خاص کرنا کئی اعتبار سے غلط ہے:

اولاً: اسراء اور معراج کا واقعہ جس رات کو پیش آیا اس کی تاریخ، اس کے مہینے اور سال کی تعین کی کوئی دلیل نہیں، اس سلسلے میں علماء نے دس سے زائد اقوال پر اختلاف کیا ہے، اس لئے اسے ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کی رات کے ساتھ خاص کرنا بے اصل وبے بنیاد ہے۔

ثانیاً: اگر اس رات کی تعین ثابت بھی ہو جائے تب بھی ہمارے لئے جائز نہیں ہے کہ ہم اس رات میں کوئی ایسی عبادت کریں جسے اللہ اور اس کے رسول نے مشروع نہیں کیا۔ چنانچہ یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس رات کو جشن منایا، یا اسے کسی عبادت کے ساتھ خاص کیا ہے، اسی طرح آپ کے بعد آپ کے خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اسے نہیں منایا۔ اگر اس کا جشن منانا مشروع ہوتا تو رسول ﷺ اسے اپنے قول یا فعل کے ذریعہ امت کے لئے ضرور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے، اور اگر اس طرح کی کوئی چیز ہوئی ہوتی تو وہ معروف ومشہور ہوتی اور اسے صحابہ کرام ہم تک ضرور نقل کرتے، کیونکہ انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق ہر اس چیز کو ہم تک نقل کیا ہے جس کی امت کو ضرورت ہے، اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی، بلکہ وہ لوگ ہر بھلائی کی طرف سبقت کرنے والے تھے، اگر اس رات کو جشن منانا مشروع ہوتا تو وہ اس میں پہل کرنے والے ہوتے ۔ لہٰذا ان کے بعد آنے والے کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسلام کے اندر کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جسے انہوں نے نہیں کیا۔

ثالثاً: اس جشن کے اندر مختلف انواع واقسام کے منکرات اور غیر شرعی امور انجام دیے جاتے ہیں، اور تعجب خیز بات یہ کہ اس جشن کو منانے والے اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو شریعت کے واجبات تک کا اہتمام نہیں کرتے، بعض تو بالکل نماز نہیں پڑھتے اور بعض مسجدوں میں نماز با جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتے، لیکن ان بدعتوں میں بہت سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

لہٰذا یہ دین اسلام کا حصہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دین کے اندر زیادتی اور ایسی شریعت کا ایجاد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا، اور اللہ کے دشمنان یہود ونصاری کی ان کے اپنے دین کے اندر کمی بیشی کرنے اور اس میں بدعت ایجاد کرنے میں مشابہت ہے، اور ایسا شخص زبان حال سے یہ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ نے تبلیغ رسالت میں خیانت سے کام لیا ہے! اسی طرح اس کے اندر بہت سی احادیث رسول ﷺ کی صریح مخالفت ہے جن میں دین کے اندر بدعت ایجاد کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

(اسراء معراج: نبی کریم ﷺ کے عظیم معجزات میں آپ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی کی سیر کرانا اور پھر وہاں سے ساتوں آسمان اور اس سے بھی اوپر معراج کرایا جانا ہے۔ بعض ملکوں میں اسی اسراء ومعراج کی یاد گار کے طور پر ستائیس رجب کی رات کو جشن منایا جاتا ہے، جبکہ اس رات میں معراج ہونا صحیح نہیں ہے، حافظ ابن حجر ابن دحیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ "بعض قصہ گو لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج ماہ رجب میں پیش آئی تھی، انہوں نے فرمایا کہ یہ کذب ہے۔ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں" معراج والی روایت قاسم بن محمد سے ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند سے مروی ہے جو صحیح نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ستائیس رجب کو معراج ہوئی تھی، ابراہیم حربی وغیرہ نے اس بات کا انکار کیا ہے۔" علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "معراج کے مہینہ، عشرہ اور دن بارے میں کوئی قطعی دلیل ثابت نہیں ہے، بلکہ اس سلسلہ میں منقول منقطع ومتضاد ہیں جن سے کسی تاریخ کی قطعیت ثابت نہیں ہو سکتی۔"))

۶۔ **رجب کے کونڈے:** بہت سے لوگ اس مہینے میں امام جعفر صادق کے نام کے کونڈے بھرتے ہیں۔ اور اس کو ثابت کرنے کے لئے ایک جھوٹی کہانی کا سہارا لیتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک غریب لکڑ ہارے کی بیوی نے جو وزیر کے گھر جھاڑو دیتی تھی، ایک دن محل کے دروازے کے پاس امام جعفر بن محمد صادق کو اپنے ساتھیوں سے فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص آج ۲۲ رجب کو نہا دھو کر میرے نام کے کونڈے بھرے، پھر اللہ سے جو بھی دعا مانگے وہ قبول ہوگی، ورنہ قیامت کے دن وہ میرا گریبان پکڑ لے۔ چنانچہ اس لکڑ ہارن نے ایسا ہی کیا اور اس کا شوہر بہت سارا مال لے کر واپس لوٹا اور ایک شاندار محل تعمیر کر کے رہنے لگا، وزیر کی بیوی نے کونڈے کی حقیقت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے شوہر کی وزارت چلی گئی، پھر جب اس نے توبہ کی اور کونڈے کی حقیقت کو تسلیم کر لیا تو اس کی وزارت بحال ہوگئی، اس کے بعد بادشاہ اور اس کی قوم کے لوگ ہر سال دھوم دھام سے کونڈے منانے لگے۔

اس فرضی کہانی کو اگر شرعی حیثیت سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں ایک شرکیہ عمل کی دعوت دی گئی ہے، کیونکہ اس میں غیر اللہ (امام جعفر صادق) کے نام کی نذر ونیاز دی جاتی ہے، اور غیر اللہ کے نام کی نذر ونیاز کرنا شرک ہے؛ اس لئے کہ نذر ماننا عبادت ہے، اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اسے کسی دوسرے کے لئے انجام دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے، لہٰذا کسی نبی، ولی بزرگ، پیر وغیرہ کے لئے نذر ماننا شرک ہے، اور وہ نذر باطل ہے، اس کو پورا کرنا جائز نہیں ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اسے چاہئے کہ اپنی نذر پوری کر کے اللہ کی اطاعت کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے یعنی اپنی نذر پوری نہ کرے۔(صحیح بخاری)

اسی طرح اس کہانی کے اندر ۲۲ رجب کو کونڈے کرنے کی بات کہی گئی ہے جس کا امام جعفر صادق کے یوم پیدائش یا وفات سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ رجب کے مہینہ میں نہ ان کی پیدائش ہوئی ہے اور نہ وفات۔ نیز مدینہ کے اندر جس وزارت اور بادشاہت کا ذکر کیا گیا ہے تو تاریخ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا ((اور نہ ہی کسی شاندار محل کا کوئی ذکر ہے))، بلکہ امام جعفر صادق کے دور حیات میں مسلمانوں کا دارالخلافہ یا تو دمشق میں رہا ہے یا بغداد میں۔ غالباً یہ شرکیہ رسم دیگر رسوم کی طرح شیعوں سے سنیوں کے ہاں در آئی ہے، جو حقیقت میں جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وفات (۲۲ رجب) پر خوشی مناتے ہیں لیکن اس پر پردہ ڈالنے کے لئے لکڑ ہارے کا افسانہ تراش لیا ہے۔

اسی طرح رجب کے کونڈے بھرنے والے اس دوران اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز گوشت اور مچھلی کھانے سے پرہیز کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی خلاف ورزی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔‘‘(المائدہ: ۸۷)

☆☆☆☆☆☆☆

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْآ أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْآ أَعْمَالَكُمْ

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔‘‘ (سورۃ محمد: ۳۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شہادۃ ان محمد رسول اللہ ﷺ

(فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن بن عبداللطیف المحمود)

اس بات کی گواہی دینا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں یہ کلمہ طیبہ کا دوسرا جز ہے اسی کے ساتھ یہ کلمہ مکمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت اس وقت تک کامل نہیں ہوتی جب تک رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ کی جائے۔ اور ہر اس چیز کو ناپسند کرے جس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا ہو۔

ہمارے لئے اگر کوئی یقینی راستہ ہے کہ جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا و منشا کو پہچان سکیں تو وہ محمد ﷺ کا راستہ ہے کیونکہ وہی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہم تک پہچانے والے ہیں۔ تو ہمارے لئے لازمی وضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی اتباع و پیروی کریں اور آپ ہی کو اپنے لئے اسوہ نمونہ بنائیں اور آپ کی ہر ہر سنت کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آل عمران: ۳۱)

دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

''اور اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (آل عمران: ۱۳۲)

نبی ﷺ نے فرمایا: ((ثلاث من کن فیه وجد حلاوة الإیمان))

''تین چیزیں جس بندے میں ہوئیں وہ ایمان کی لذت کو پالے گا۔'' (بخاری)

آپ ﷺ نے ان میں ایک یہ کہا: ((أن یکون اللہ ورسوله أحب إلیه مما سواهما))

''یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔'' (بخاری)

((شهادة أن محمدا رسول اللہ)) www.KitaboSunnat.com

کا معنی یہ ہے کہ تو یقین و اقرار کرے کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الہاشمی القرشی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں انہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو ختم کیا اور آپ ﷺ کے دین کو آخری دین قرار دیا۔ اور اس شہادت کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ تو آپ ﷺ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرے اور ہر اس کام سے رک جائے جس سے آپ ﷺ روکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت رسول اللہ ﷺ کی شریعت اور سنت کے مطابق ادا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ کے ان اقوال کی تصدیق کرے جو ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

''اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ۔'' (الحشر: ۷)

''شہادۃ ان محمداً رسول اللہ'' کی معرفت کے کچھ آداب ہیں جن کو پہچاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

۱)...... ہر مسلمان کو اپنے مال، اپنی اولاد، اپنی بیویوں اور خود اپنی جان سے بڑھ کر محبت کرنی چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لا یومن أحد کم حتی أکون أحب إلیه من ولده ووالده والناس اجمعین))

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین و اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ جانے۔''

(بخاری، مسلم)

۲)...... ہم اپنی زندگی کے تمام چھوٹے بڑے معاملات میں رسول اللہ ﷺ کو ہی اپنا آئیڈیل و اُسوہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾

''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی موقع رکھتا ہے۔'' (الأحزاب: ۲۱)

۳)...... آپ ﷺ کی تعظیم و عزت اور احترام کریں آپ کی سنتوں کا بھی احترام کریں لیکن اس میں کسی قسم کے غلو کا شکار نہ ہوا جائے۔ اور نہ ہی آپ کے مرتبے کو وہاں سے گرانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ جھوٹ نہیں بولتے اور آپ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس لیے آپ کی عبادت جائز نہیں۔

آپ ﷺ تمام انبیاء سے افضل، رسولوں کے سردار، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق پر حجت، حوض کوثر کے ساقی شفاعت کبریٰ کے شافع (شفاعت کرنے والے) اور اولادِ آدم کے سردار ہیں لیکن آپ انسان ہیں اللہ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

''اے محمد ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ بس ایک ہی الٰہ ہے۔''

اور آپ ﷺ کا افضل مقام ربوبیت نہیں بلکہ عبودیت ہے کیونکہ وہ اللہ کے بندے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔" (الجن: ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا﴾

"پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔" (الاسراء: ۱)

اسی طرح خود رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ آپ کی شخصیت میں غلو کیا جائے اور آپ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ کی وہ صفات منسوب کر دی جائیں جو آپ ﷺ کے لائق نہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لا تطرونی کما أطرت النصاری المسیح بن مریم إنما أنا عبد الله فقولوا عبدالله ورسوله))

"تم مجھے عیسائیوں کی طرح نہ بڑھاؤ چڑھاؤ جس طرح انھوں نے مسیح علیہ السلام کو بڑھا دیا (ان کو رب بنا لیا۔ اللہ کا بیٹا قرار دیا) میں تو فقط اللہ کا بندہ ہوں پس تم کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔" (البخاری)

۴)......کثرت سے درود پڑھنا

آپ ﷺ سے محبت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ آپ پر کثرت سے درود بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا﴾

"اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود وسلام بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔" (الاحزاب: ۵۶)

اور آپ ﷺ فرماتے ہیں: "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ رحمت فرمائے گا۔" (مسلم)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ بندہ بخیل و کنجوس ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔" (مسند احمد)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

کتاب خود پڑھ کر دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

خلیل احمد ملک

0333-4222678

خبیب پرنٹرز۔ اردو بازار لاہور۔ 0300-5428755

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "